نماز میں قرآن دیکھ کر پڑھنا

نماز میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا جائز ہے یا ناجائز۔۔؟۔۔شریعت اس بارے میں کیا کہتی ہے۔۔
قرآن وحدیث کے دلائل کے ساتھ ایک اہم علمی بحث۔۔دوست احباب کو بھی لازمی پڑھائیں۔

صاحبزادہ ڈاکٹر قاری عبدالباسط محمد

جدہ، سعودی عرب

www.jamiaruhanibazi.org

آخرت کی منزل پانے کیلئے سچے جذبوں کا سفر

اپنے مالوں کو زکوۃ کے ذریعے محفوظ بناؤ اور اپنے بیماروں کا صدقہ سے علاج کرو۔ (الحدیث۔ ابوداؤد)

تمام وسائل دین کی ترویج کیلئے وقف

اپنے والدین اور دیگر پیاروں کے احسانات کا بدلہ دیجئے

جامعہ میں زیر تعلیم اللہ تعالیٰ کے مہمان طلبہ کی میزبانی کیجئے۔

آخرت کی لازوال نعمتوں اور جنت کے حسین گھر کے مستحق بنئے !

اسلام کی سربلندی اور ملک وقوم کی خدمت کیلئے

زکوۃ، صدقات اور دیگر عطیات

سے ادارے کی بھرپور اعانت کریں

درج ذیل تعمیراتی سامان مہیا کر کے صدقہ جاریہ میں حصہ لیجئے

سیمنٹ	اینٹ	کرش	سریا

تمام عطیات انکم ٹیکس سے مستثنیٰ

فلاحی خدمات کو جاری رکھنے کیلئے دست تعاون بڑھائیے!

استعمال شدہ فرنیچر اور دیگر قابل استعمال اشیاء جامعہ کو عطیہ کر کے صدقہ جاریہ بنائیے

- شعبہ دینی تعلیم
- شعبہ عصری تعلیم
- شعبہ اقتصادِ اسلامی
- شعبہ الافتاء والتحقیق
- شعبہ تعمیر مسجد
- شعبہ صحت
- شعبہ فلکیات
- شعبہ نشرواشاعت
- شعبہ فراہمی ملبوسات وخوراک
- شعبہ التسجیلات الاسلامیہ

زکوۃ، صدقات، عطیات، عشر، فطرانہ کیلئے مختص اکاؤنٹ	صرف مسجد کے امور کیلئے مختص عطیات کا اکاؤنٹ
PK56 MEZN 0002 0401 0041 6906	PK86 MUCB 0104 8010 1002 1330
جامعہ محمد موسیٰ البازی، میزان بینک لمیٹڈ، نیوگارڈن ٹاؤن، لاہور	جامعہ محمد موسیٰ البازی، مسلم کمرشل بینک لمیٹڈ، وحدت روڈ برانچ، لاہور

جامعہ محمد موسیٰ روحانی بازی

برہان پورہ، رائیونڈ، لاہور۔

مرکزی دفتر: القلم فاؤنڈیشن، 13-ڈی، بلاک بی، سمن آباد، لاہور

فون: 042-37568430

email: jamiaruhanibazi@gmail.com

نماز میں قرآن دیکھ کر پڑھنا

آج کل بعض حلقوں میں نمازِ تراویح اور قیام اللیل میں قرآن دیکھ کر قراءت کرنے کا رواج ہو گیا ہے، عرب ممالک کی بیشتر مساجد میں یہ وبا عام ہو چکی ہے۔۔۔ظاہری بات ہے کہ تراویح کا یہ طریقہ حفاظتِ قرآن کے لیے سمِ قاتل سے کچھ کم نہیں۔۔۔ اس سے حفاظتِ قرآن کا ایک اہم ذریعہ متاثر ہو جائے گا۔۔۔کیوں کہ حفاظت قرآن کے لیے دو طریقے اختیار کیے گئے ہیں۔۔ ایک سینہ۔۔دوسرے صحیفہ۔۔پہلا ذریعہ تو اسلام کے امتیازات میں سے ہے۔۔حفاظتِ قرآن کا یہ بے نظیر اور عظیم الشان طریقہ پہلی قوموں میں نہیں پایا جاتا۔۔آج امت تک اگر قرآن من وعن پہنچا ہے تو اس میں صحیفہ سے زیادہ سینہ کا دخل ہے۔۔اسی لیے فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:۔۔ حَامِلُ الْقُرْآنِ حَامِلُ رَأْيَةِ الْإِسْلَامِ ۔۔یعنی حافظِ قرآن درحقیقت اسلام کا علمبردار ہے" (التبیان ۵۵)۔

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ پہلا ذریعہ حفاظت قرآن سینہ بہ سینہ کا کیا مقام ومرتبہ ہے۔۔قاضی فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر حفظ قرآن میں کمی آتی ہے تو اسلام کی شان وشوکت میں کجی آ جائے گی۔۔

پیش نظر مسئلہ۔۔"نماز میں قرآن دیکھ کر پڑھنا"۔۔اس بات سے صرفِ نظر کرتے ہوئے کہ۔۔وہ جائز ہے یا نہیں۔۔ حفاظتِ قرآن میں حد درجہ مخل ہے۔۔کیوں کہ۔۔اس کی وجہ سے حفظ قرآن سے بے اعتنائی پائی جا سکتی ہے۔۔امت میں حفظِ قرآن کا جو رجحان پیدا ہوا ہے۔۔اس میں کمی آ سکتی ہے۔۔اور۔۔حفاظ میں غفلت اور لاپرواہی پیدا ہو سکتی ہے۔۔جس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ۔۔دین اسلام کا یہ امتیاز ملیا میٹ ہو جائے گا۔۔اور۔۔نعوذ باللہ قرآن سینوں سے ہٹ کر صرف صحیفوں تک محدود رہ جائے گا۔

مسئلہ کا ایک تو یہ مذکورہ پہلو ہے جو کہ دینی بھی ہے اور قومی بھی۔۔اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ۔۔آیا نماز میں قرآن دیکھ کر پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔۔؟۔۔اس سلسلے میں کتاب وسنت میں کیا ہدایات ہیں۔۔؟۔۔سلف صالحین نے کیا رہنمائی فرمائی ہے۔۔؟۔۔کتب فقہ میں کیا حکم ہے۔۔؟

نماز میں قرآن دیکھ کر پڑھنا۔۔۔قرآن وحدیث کی نظر میں

۱۔ قرآن میں ہے۔۔فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (البقرۃ ۱۴۴:)۔۔اب آپ اپنا رخ مسجدِ حرام کی سمت کر لیں۔۔بارہا یہ دیکھا گیا ہے کہ قرآن مجید امام کے دائیں طرف رکھا ہوا ہوتا ہے۔۔سورۂ فاتحہ سے فراغت کے بعد امام، دائیں

جانب رکھے گئے قرآن مجید کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔۔اس طرح کہ پیچھے سے دیکھنے والا اچھی طرح یہ محسوس کرتا ہے کہ امام کا چہرہ بالکل سیدھے قبلہ کی طرف نہیں ہے بلکہ دائیں جانب رکھے ہوئے قرآن مجید کی طرف ہے۔۔حالاں کہ استقبال قبلہ میں مرکزی کردار چہرے کے استقبال کا ہوتا ہے۔۔کیوں کہ چہرہ ہی پورے انسانی ڈھانچے کی نمائندگی کرتا ہے۔۔اگر چہرے کا استقبال نہ ہوتو بے رخی اور عدم دل چسپی کا احساس ہوتا ہے۔۔جب کہ یہ توانابت اور کمالِ توجہ کا مقام ہے۔۔یہ الگ بات ہے کہ صرف ڈھانچے اور سینے کا استقبال بھی کافی ہوسکتا ہے۔۔لیکن کمالِ ادب یہی ہے کہ ایک ایک عضو کا استقبال ہو۔۔چنانچہ کمال توجہ کی اسی حد کو ملحوظ رکھ کر مفتی اعظم سعودی عرب شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:۔۔۔مصلی جہیں کہیں بھی ہو استقبال قبلہ ضروری ہے، بدن کے ایک ایک عضو کے ساتھ۔۔(ہدایۃ الحائرین، صفۃ صلاۃ النبی ۲۹۷)

۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔۔ لِيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى (صحیح مسلم، حدیث ۴۳۲)۔۔۔یعنی نماز میں میرے قریب وہ لوگ کھڑے ہوں جو سمجھدار اور صاحبِ علم ہیں''۔۔۔اگر قرآن دیکھ کر پڑھنے کی اجازت ہوتی تو پھر اس حدیث کا کوئی مطلب ہی نہیں بنے گا۔۔اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان درحقیقت امت کے لیے یہ تعلیم تھی کہ۔۔امام کے پیچھے اور امام کے قریب وہ لوگ کھڑے ہوں جو صاحبِ علم اور صاحبِ فہم وذکاء ہیں تاکہ نماز میں اگر کوئی بھول چوک ہوجائے تو یہ امام کو لقمہ دیں اور بھول چوک کی تلافی ہوسکے۔۔۔اگر۔۔۔قرآن دیکھ کر پڑھنے کی اجازت ہوتی تو۔۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ نہ فرماتے۔۔۔الغرض آپ کا یہ فرمان اشارے اور کنایے میں قرآن دیکھ کر پڑھنے کی ممانعت پر دلالت کرتا ہے۔

۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔۔۔ صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي (صحیح البخاری، حدیث ۶۳۱:)۔۔۔یعنی اس طرح نماز پڑھو جیسے تم لوگ مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔۔۔دورِ نبوی کی تیئس سالہ زندگی میں کہیں یہ ثابت نہیں کہ۔۔۔آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے۔۔یا۔۔آپ علیہ الصلاۃ والسلام کی موجودگی میں صحابہ کرام نے نماز میں قرآن دیکھ کر پڑھا ہو۔۔حتی کہ ابتدائی دور میں تو نماز میں بات چیت کرنے کی اجازت بھی تھی۔۔لیکن اس دور میں بھی دیکھ کر پڑھنا ثابت نہیں۔

۴۔ حدیث مبارکہ میں آتا ہے۔۔عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ (سنن أبي داود، حدیث ۴۶۰۷:)۔۔۔یعنی میری سنت (میرے طریقے) کو اور خلفاء راشدین کی سنت (کے طریقے) کو لازم پکڑو۔۔۔عہد خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم میں بھی کوئی ایسی نظیر نہیں ملتی۔۔جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ۔۔اُن حضرات نے نماز میں قرآن دیکھ کر قراءت کرنے کی اجازت دی ہے۔۔البتہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ممانعت ضرور ثابت ہے۔۔عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔۔ہمیں امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس بات سے منع کیا کہ امام قرآن دیکھ کر امامت کرے اور اس بات سے منع

کیا کہ نابالغ امامت کرے۔۔۔(کتاب المصاحف، ہل یوم القرآن فی المصحف ۱۸۹:)

۵۔قیام کی حالت میں مصلی کے لیے مستحب ہے کہ۔۔نگاہ سجدہ کی جگہ پر ہو۔۔کیوں کہ اس سے دلجمعی پیدا ہوتی ہے اور خشوع وخضوع کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔۔دیکھ کر قرآن پڑھنے کی صورت میں نگاہ یقینا قرآن مجید کے صفحات وحروف پر ہوگی، جس سے نماز کا ایک اہم ادب فوت ہوجائے گا۔

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ:۔۔۔حضرت شریک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: قیام کی حالت میں مصلی کی نظر سجدہ کی جگہ پر ہونی چاہیے،۔۔جمہور علماء نے یہی فرمایا ہے۔۔اس لیے کہ یہ خشوع وخضوع کی اعلیٰ ترین کیفیت ہے اور اس سلسلے میں حدیث بھی وارد ہوئی ہے۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے موطا میں لکھا ہے (الموطا، باب وضع الیمین علی الیسار، حدیث ۲۹۱:)۔۔۔مصلی جب قیام کی حالت میں ہو۔۔تو۔۔چاہیے کہ وہ اپنی نگاہ سجدہ کی جگہ پر رکھے۔۔اور۔۔یہی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔(الموطا، باب وضع الیمین علی الیسار، حدیث ۲۹۱:)

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھنے کی کیفیت کے بارے میں لکھا:۔۔جب آپ نماز پڑھتے تو سر کو جھکائے رکھتے اور نگاہ کو زمین کی طرف لگائے رکھتے تھے۔(أصل صفۃ صلاۃ النبی ﷺ ۲۳۰)

ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔۔۔مستحب یہ ہے کہ آدمی نماز میں اپنی نگاہ سجدہ کی جگہ پر رکھے۔(تعظیم قدر الصلاۃ: ۱۹۲/۱)

حدیث میں ہے:۔۔۔جب نماز پڑھو تو اِدھر اُدھر نہ دیکھو۔۔اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نماز میں اپنا چہرہ بندہ کے چہرہ کی طرف اس وقت تک کیے رکھتے ہیں۔۔جب تک بندہ اپنا رخ نہیں پھیرتا۔(سنن الترمذی، حدیث ۲۸۶۳، مستدرک الحاکم، حدیث ۸۶۳)۔۔ایک اور حدیث میں ہے:۔۔جب آپ ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے تو اپنی نگاہ سجدہ کی جگہ سے نہیں اٹھائی۔۔یہاں تک کہ آپ ﷺ کعبہ سے باہر تشریف لے آئے۔(المستدرک للحاکم، حدیث ۱۷۶۱:)

۶۔نماز پڑھتے ہوئے سکون وطمانینت اور خشوع وخضوع کا حکم ہے۔۔قرآن دیکھ کر پڑھنے میں وہ سکون وطمانینت اور خشوع وخضوع نہیں رہتا۔۔کیوں کہ ساری توجہ قرآن پر ہوتی ہے۔۔قرآن کھولنے، بند کرنے اور اوراق پلٹنے میں کہاں خشوع پیدا ہوسکتا ہے۔۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔۔گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہیے جو نمازی کو مشغول کرتی ہو۔(سنن أبی داود، حدیث ۲۰۳۰:، مسند أحمد، حدیث ۱۶۶۳۶)

۷۔یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ۔۔نماز میں قرآن دیکھ کر پڑھنا حفاظتِ قرآن کے لیے سخت مضر ہے۔۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔۔قرآن کی نگہ داشت کرو، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، یقینا قرآن کریم رخصت

ہونے اور سینوں سے نکل جانے میں اونٹ کے اپنے بندھن سے بھاگنے سے زیادہ تیز ہے۔(صحیح البخاری، حدیث ۵۰۳۳)

نماز میں قرآن دیکھ کر پڑھنا۔۔۔اقوال سلف کی نظر میں

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے۔۔کتاب المصاحف میں۔۔قرآن دیکھ کر نماز پڑھنے کے حوالے سے ایک باب قائم کیا ہے۔ جس میں صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے مختلف آثار نقل کیے ہیں، اس کے بعد۔۔وقد رخص فی الإمامة فی المصحف۔۔ کا ایک الگ عنوان لگا کر ان حضرات کے آثار نقل کیے ہیں۔۔جنھوں نے نماز میں قرآن دیکھ کر پڑھنے کی اجازت دی ہے۔۔ امام ابوداؤد نے ان کو پہلے ذکر کیا ہے جن آثار میں ممانعت ہے۔۔اور۔۔جن آثار میں اجازت ہے انھیں بعد میں ذکر کیا ہے۔۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی ممانعت اور عدمِ جواز کے قائل ہیں اور پھر۔۔۔وقد رُخص۔۔۔کا لفظ استعمال کیا ہے یہ بتانے کے لیے کہ نماز میں قرآن دیکھ کر پڑھنے کی اجازت۔۔اگر ہے تو وہ عمومی نہیں ہے۔۔بلکہ بہ وقتِ مجبوری ہے۔۔ذیل میں مذکورہ باب سے چند اہم آثار کو نقل کر دینا استفادے سے خالی نہیں۔

۱۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:۔۔ہمیں امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس بات سے منع کیا کہ امام قرآن دیکھ کر امامت کریں اور اس بات سے منع کیا کہ نابالغ امامت کرے۔

۲۔حضرت قتادہ، سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا:۔۔اگر قیام اللیل میں پڑھنے کے لیے مصلی کو کچھ یاد ہے تو وہی بار بار پڑھے؛ لیکن قرآن دیکھ کر نہ پڑھے۔

۳۔حضرت لیث، مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ۔۔وہ قرآن دیکھ کر نماز پڑھانے کو مکروہ قرار دیتے تھے، اس وجہ سے کہ اس میں اہل کتاب سے تشبہ ہے۔

۴۔حضرت اعمش، ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ اہل قرآن دیکھ کر نماز پڑھانے کو سخت ناپسند کرتے تھے۔۔ کیوں کہ اس میں اہل کتاب سے تشبہ ہے۔۔۔اس کے علاوہ بھی اور بہت سے آثار امام ابوداؤد نے نقل کیے ہیں، مزید تفصیل کے لیے کتاب المصاحف (۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱) کی طرف رجوع کیا جائے۔

۵۔خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کا اثر نقل کیا ہے کہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی رمضان کے مہینے میں لوگوں کو نماز پڑھائے اور قراءت، قرآن میں دیکھ کر کرے اور فرماتے تھے کہ یہ اہلِ کتاب کا عمل

ہے: (تاریخ ۹: / ۱۲۰)

معلوم ہوا کہ اکثر اہلِ علم نے اس کو باطل گردانا ہے۔ بعض علماء نے اگر کچھ نرمی برتی بھی ہے تو بلا ضرورتِ شدیدہ کے جائز کسی نے نہیں کہا ہے۔ علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ۔۔نماز میں قرآن دیکھ کر پڑھنا بالاتفاق مکروہ ہے"۔۔ (بدائع الصنائع ۲ / ۱۳۳)

پھر بھی چوں کہ سلف میں سے بعض نے اجازت دی ہے ۔۔ (قطع نظر اس کے کہ وہ اجازت ضرورتِ شدیدہ کی وجہ سے ہے یا بلا ضرورت بھی اجازت ہے)۔۔ اس لیے کچھ لوگ جواز کے قائل ہوئے ہیں اور استدلال میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا عمل پیش کرتے ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیقاً ذکر کیا ہے۔۔ **وَكَانَتْ عَائِشَةُ يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ** (صحیح البخاری، باب إمامۃ العبد والمولی)۔۔ یعنی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کوان کے غلام "حضرت ذکوان" قرآن دیکھ کر نماز پڑھاتے تھے۔"۔۔۔ مصنف ابن شیبہ نے بھی یہ ذکر کیا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ حدیث ۷۲۹۳:)

اس اثر کے متعلق علامہ البانی رحمہ اللہ علیہ نے لکھا ہے: ۔۔ اور ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے سیدنا ذکوان کی امامت کا جو واقعہ ذکر کیا جاتا ہے وہ ایک جزوی اور خصوصی واقعہ ہے عمومی نہیں ہے۔" (فتح الرحمن ۱۲۴)

علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ۔۔ "سیدنا ذکوان والی حدیث میں احتمال ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور دیگر صحابہ کو معلوم نہ ہوا ہو کہ وہ دیکھ کر پڑھ رہے ہیں اور یہی مناسب بھی معلوم ہوتا ہے۔۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ ۔۔ (نماز میں) قرآن دیکھ کر پڑھنا بالاتفاق مکروہ ہے۔۔ اگر انھیں اس حالت کا پتہ ہوتا تو ہرگز ایک مکروہ فعل کی اجازت نہ دیتے وہ بھی پورے مہینے بلا ضرورت کے۔۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ ۔۔ راوی کا یہ قول کہ ۔۔۔ "ذکوان رمضان میں لوگوں کی امامت کرتے تھے اور قرآن دیکھ کر پڑھتے تھے دو الگ الگ حالتوں کی خبر دینا ہے، یعنی ذکوان رمضان میں لوگوں کی امامت کرتے تھے اور نماز سے باہر قرآن دیکھ کر پڑھتے تھے۔" (بدائع الصنائع ۲: / ۱۳۳، ۱۳۴)

اسی طرح کی بات علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کہی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں: ۔۔ اس اثر کو اگر صحیح مان لیا جائے تو اس بات پر محمول ہوگا کہ ذکوان نماز شروع کرنے سے پہلے قرآن دیکھتے تھے ۔۔ پھر ذہن نشین کر کے نماز پڑھاتے تھے ۔۔ سیدنا ذکوان ہر دو رکعت بعد یہ عمل کرتے اور اگلی دو رکعت میں جتنا پڑھنا ہوتا وہ یاد کر لیتے۔ اسی کو راوی نے اس طرح نقل کر دیا کہ وہ قرآن دیکھ کر قراءت کرتے تھے۔ (البنایۃ ۲ / ۵۰۴)

اور بعض سلف سے جو اجازت منقول ہے وہ اضطراری حالت میں ہے ۔۔ بلا ضرورتِ شدیدہ کے جائز کسی نے نہیں کہا ہے ۔۔ چنانچہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ۔۔ **ما يعجبني إلا يضطر إلى ذلك** (فتح الرحمن ۱۲۷) ۔۔ میں مناسب نہیں سمجھتا الا یہ کہ اضطراری حالت ہو ۔۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کو اضطرار کی شرط

کے ساتھ مشروط کیا ہے۔ ابن وہب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔۔۔میں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے سنا جب کہ آپ سے رمضان میں قرآن دیکھ کر نماز پڑھانے کے بارے میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا: کوئی بات نہیں اگر اس کے بغیر کام نہ چلتا ہو۔(کتاب المصاحف ۱۹۳)

قتادہ سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں:۔۔اگر قیام اللیل میں پڑھنے کے لیے اسے کچھ یاد ہے تو اچھی بات ہے، نہیں تو پھر (بدرجہ مجبوری) قرآن دیکھ کر پڑھے۔(فتح الرحمن ۱۲۸)۔۔۔سعید بن المسیب کا یہی قول کتاب المصاحف میں اس طرح ہے:۔۔اگر قیام اللیل میں پڑھنے کے لیے اسے کچھ یاد ہے تو وہی بار بار پڑھے اور قرآن دیکھ کر نہ پڑھے۔

ضرورتِ شدیدہ اور اضطرار کی حالت:

اب رہی بات ضرورتِ شدیدہ کی اور اضطرار کی۔۔تو مفتیانِ کرام اور باحثین فقہ بتائیں گے کہ۔۔کیا اس زمانے میں اس درجہ ضرورت کا تحقق ہوسکتا ہے۔۔؟۔۔کیا امت حفظِ قرآن سے اس درجہ تہی دست اور تہی دامن ہوچکی ہے۔۔؟۔۔کیا مرکزی مساجد کے ائمہ بھی اس لائق نہیں رہے۔۔؟۔۔میرے خیال سے تو ضرورت اور اضطرار بقاءِ قرآن کی ہے۔۔نماز میں حفظ سے قراءت لازم قرار دینے کی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ حفظِ قرآن کی تبلیغ ہو اور حفاظتِ قرآن کا دائرہ مزید وسیع ہو۔

امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کا فتوی:۔۔کسی ایسے شخص کے لیے امامت کرنا جائز نہیں ہے جو قرآن میں دیکھ کر قراءت کررہا ہو، نہ فرض نمازیں اور نہ نفل نمازیں، اگر کسی شخص نے ایسا کیا یہ جانتے ہوئے کہ یہ جائز نہیں اس کی نماز باطل ہوجائے گی اور اس کی اقتداء میں جو نماز پڑھ رہا ہے اس کی نماز بھی باطل ہوجائے گی؛ جب کہ اسے امام کی حالت کا علم ہو کہ وہ نماز کے منافی کام کررہا ہے۔(المحلی ۳: /۱۴۰)

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا فتوی:۔۔ شیخ ابوانس محمد بن فتحی آل عبد العزیز اور شیخ عبد الرحمن محمود بن الملاح نے اپنی کتاب۔ "فتح الرحمٰن فی بیان ہجر القرآن"۔۔میں شیخ البانی کا یہ فتوی نقل کیا ہے۔۔"ہم اسے درست نہیں سمجھتے۔۔اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لیے سیدنا ذکوان کی امامت کا جو واقعہ ذکر کیا جاتا ہے۔۔وہ ایک جزوی اور خصوصی واقعہ ہے۔۔عمومی نہیں ہے۔۔اور اگر ائمہ مساجد کو اس کی اجازت دے دی جائے تو قرآن کریم کا حفظ و مراجعہ اور حفاظتِ قرآن کی کوشش وغیرہ تمام امور رفتہ رفتہ رخصت ہوجائیں گے۔۔جب کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے خلاف ہے۔۔قرآن پاک کی نگہ داشت کرو، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، یقینا قرآن کریم رخصت ہونے اور سینوں سے نکل جانے میں اونٹ

کے اپنے بندھن سے بھاگنے اور رخصت ہوجانے سے زیادہ تیز ہے۔۔اور یہ بھی معلوم ہے کہ وسائل کا حکم بھی غایات کے مثل ہے مثلاً علماء کا قول ہے کہ۔۔جس چیز کے ذریعہ کسی واجب کی بقاء اور قیام ہو وہ بھی واجب ہوجاتی ہے۔۔اور۔۔جو شے کسی معصیت کا ذریعہ ہو وہ شے بھی معصیت اور گناہ ہوتی ہے۔(فتح الرحمن ۱۲۴:۱۲۵)

کتب فقہ میں قرآن دیکھ کر نماز پڑھنے سے متعلق جزئیات:

غنیۃ شرح منیہ، البحر الرائق، تبیین الحقائق، فتح القدیر، رد المحتار اور بدائع الصنائع وغیرہ میں قرآن دیکھ کر نماز پڑھنے سے متعلق مختلف جزئیات ہیں، جن کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

1۔۔قرآن مجید ہاتھ میں لے کر نماز پڑھی جارہی ہو۔۔اور امام حافظ قرآن بھی نہ ہو تو امام مقتدی سب کی نماز فاسد ہوجائے گی۔۔ اسی طرح اگر منفرد(تنہا شخص) نماز پڑھ رہا ہو تو اس کی بھی نماز فاسد ہوگی۔۔اور فاسد ہونے کی دو وجہیں ہیں۔

الف:۔عمل کثیر :۔۔کیوں کہ قرآن اٹھانے میں دونوں ہاتھ مشغول رہیں گے، قرآن کھولنے، بند کرنے اور اوراق پلٹنے میں بھی دونوں ہاتھ مشغول ہوں گے۔

ب:۔تعلیم وتعلّم:۔۔چوں کہ اس کو قرآن یاد نہیں ہے دیکھ کر پڑھ رہا ہے۔۔تو یہ مانا جائے گا کہ یہ نماز کے باہر سے لقمہ لے رہا ہے۔۔اور لقمہ لینا ایک طرح سے تعلیم وتعلّم ہے۔۔اس لیے یہ انسانی کلام کے درجے میں ہوگیا۔۔لہٰذا نماز فاسد ہوجائے گی۔۔

علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ اس علت کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔۔یہ قرآن سے تلقین ہے۔۔لہٰذا قرآن سے سیکھنے کے درجہ میں ہوگیا۔۔جو شخص قرآن سے سیکھتا ہے اسے ہر کوئی متعلّم کہتا ہے۔۔تو یہ ایسے ہی ہوگیا گویا کہ اس نے معلّم سے سیکھا ہے(اگر آدمی نماز کی حالت میں معلم سے سیکھ لے) تو نماز فاسد ہوجاتی ہے۔۔لہٰذا اس سے بھی نماز فاسد ہوجائے گی۔(بدائع الصنائع ۲ :/۱۳۳)

2۔۔قرآن ہاتھ میں نہیں ہے۔۔بلکہ رحل یا کسی اونچی چیز پر رکھا ہوا ہے۔۔امام یا منفرد اس میں دیکھ کر پڑھ رہے ہیں۔۔جب کہ ان کو قرآن یاد نہیں ہے تو اب اگرچہ عمل کثیر نہیں پایا جارہا ہے۔۔لیکن دوسری وجہ تعلیم وتعلّم پائی جارہی ہے۔۔اس لیے نماز فاسد ہوگی۔

۳—قرآن ہاتھ میں نہیں ہے۔۔جو شخص نماز پڑھ رہا ہے(امام یا منفرد) اسے قرآن یاد ہے۔۔تو اس صورت میں نماز

فاسد نہ ہوگی۔۔کیوں کہ اس کا دیکھ کر پڑھنا۔۔یہ درحقیقت اس کے حافظہ کی طرف منسوب ہے۔۔اس لیے وہ نماز کے باہر سے لقمہ لینے والا شمار نہ ہوگا،۔۔۔الموسوعۃ الفقہیہ میں ہے:۔۔فقہاء نے ایک صورت کا استثناء کیا ہے۔۔وہ یہ ہے کہ۔۔نمازی جو حصہ پڑھ رہا ہے اس کا وہ حافظ ہے۔۔اور۔۔قرآن بھی ہاتھ میں نہیں ہے۔۔تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی۔۔اس لیے کہ یہ پڑھنا اس کے حافظہ کی طرف منسوب ہے۔۔نہ یہ کہ۔۔وہ قرآن سے سیکھ کر پڑھ رہا ہے۔۔اور قرآن میں دیکھنا قرآن اٹھائے بغیر یہ مفسد صلاۃ نہیں ہے۔۔کیوں کہ فساد کی دونوں علتیں نہیں پائی جاتیں۔(الموسوعۃ الفقہیۃ ۳۳ :/۵۷،۵۸)

ممکن ہے کوئی یہ سوال کرے کہ۔۔جن مساجد میں ائمہ قرآن دیکھ کر تراویح پڑھاتے ہیں۔۔ان میں اکثر حافظِ قرآن ہی ہوتے ہیں۔۔اور قرآن بھی امام کے ایک طرف کسی چیز پر رکھا ہوتا ہے۔۔لہٰذا ان ائمہ کا قرآن دیکھ کر پڑھنا یہی مانا جائے گا کہ۔۔یہ اپنے حافظہ سے پڑھ رہے ہیں۔۔جب فسادِ صلاۃ کی دونوں وجہیں نہیں پائی گئیں۔۔تو اب کوئی اعتراض بھی نہیں ہونا چاہیے۔۔؟۔۔تو عرض ہے کہ۔۔فاسد نہ ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ۔۔نماز من کل الوجوہ درست ہے؛۔۔بلکہ اس میں بہت سی ایسی خرابیاں اب بھی ہیں۔۔جو نماز کو کراہت کے درجے سے نیچے نہیں اترنے دیتیں۔۔ماسبق میں وہ خرابیاں تفصیل سے ذکر کی جا چکی ہیں۔

ڈاکٹر صالح بن محمد الرشید نے اپنی کتاب۔۔المتحف فی أحکام المصحف۔۔میں قرآن دیکھ کر قراءت کرنے میں جو خرابیاں ہیں ان کو اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے۔۔فرماتے ہیں:۔۔قرآن میں دیکھ کر قرآت کرنا۔نماز کی بعض سنتوں۔۔اور۔۔نماز پڑھنے کی بعض مخصوص کیفیات کے خلاف ہے۔۔چنانچہ سجدہ کی جگہ نظر رکھنے کی سنت فوت ہوجاتی ہے۔۔ہاتھ باندھنے کی سنت فوت ہوجاتی ہے۔۔دیکھ کر قرآت کرنے سے اہلِ کتاب سے تشبہ پیدا ہوتی ہے۔۔اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ۔۔یہ دین میں ایسی چیز کا ایجاد کرنا ہے۔۔جس کی شریعت نے اجازت نہیں دی ہے۔(المتحف فی أحکام المصحف ۲۵۳:)

اختتام میں فقہ حنبلی کی مشہور کتاب۔۔۔شرح منتہی الاِرادات۔۔کی یہ عبارت ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔۔

ترجمہ: حافظِ قرآن کے لیے نمازِ تراویح میں قرآن دیکھ کر پڑھنا مکروہ ہے۔۔اس لیے کہ۔۔یہ خشوع پیدا کرنے میں مخل ہے۔۔اور قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ نگاہ رکھنے سے مانع ہے۔(شرح منتہی الاِرادات ۱:/۲۴۱)